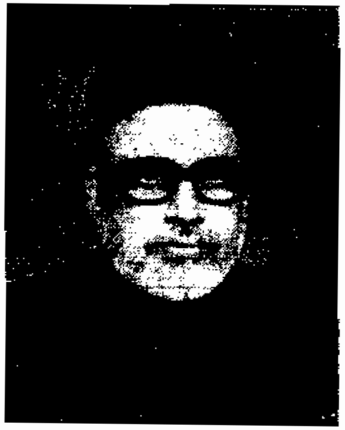

پیدائش: میرٹھ، ۵ جنوری ۱۹۲۶ء   والد: آغا محمود رضا قزلباش

تعلیم: بارہائی سکول، جاورہ، سینٹرل انڈیا۔ (میٹرک ۱۹۴۳) فارسی آنرز، ۱۹۴۶ء اُردو آنرز 1949ء پنجاب یونیورسٹی، ایم۔اے اُردو، ۱۹۵۴ء گارڈن کالج راولپنڈی (پنجاب یونیورسٹی)، پی۔ایچ۔ڈی ۱۹۶۹ء برائے تحقیقی مقالہ ''اُردو افسانے کا ارتقاء'' ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس (ہومیو پیتھک ڈپلومہ ۱۹۸۷ء)

ملازمت: لیکچرار اُردو (۱۹۵۶ء تا ۱۹۷۰ء)، اسسٹنٹ پروفیسر (۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۷ء) گورنمنٹ کالج باغبانپورہ، لاہور، ڈپٹی ڈائریکٹر (جنرل)، سررشتۂ تعلیم، پنجاب، لاہور (۱۹۷۷ء تا ۱۹۷۹ء)، اسسٹنٹ پروفیسر (۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۶ء)، گورنمنٹ کالج باغبانپورہ لاہور

وفات: ۷راگست ۱۹۸۸ء، لاہور

کتابیں

'تذکرۂ کرب و بلا' ۱۹۷۰، 'آیاتِ وفا' ۱۹۷۴ء، لبِ کوثر، ۱۹۷۴ء 'کیفِ غم' ۱۹۷۴ء، 'منظوم سجدے' ۱۹۷۴ء، ہوائے خُلد' ۱۹۸۷ء 'اُردو افسانے کا ارتقاء' ۱۹۸۷ء، 'معراجِ سخن' (حمد و نعت) ۱۹۹۰ء

زیرِ طبع

'نعرۂ حیدری' (مناقب)، سلام و قصائدِ خاکیؔ، قطعاتِ خاکیؔ، اسلامی انقلاب' کلیاتِ خاکیؔ۔

منظوم سجدے

میلادِ امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ

ڈاکٹر مسعود رضا خاکیؔ

عریضہ بھیجا ہے میں نے امامؑ آئیں گے
علیؑ کے پڑتے ہیں مشکل میں کام آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

یہ کتاب
سید نذر عباس رضوی
نے 24 جولائی 2009 کو
راولپنڈی میں خریدی

منظوم سجدے

میلاد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ

ڈاکٹر مسعود رضا خاکی

التماس سورۃ فاتحہ/
برائے زوجہ پروفیسر غلام عباس
(صدر انجمن جعفریہ I-9 اسلام آباد)

پبلشرز اینڈ پرنٹرز

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

سن اشاعت: مارچ 2003ء
ہدیہ: 50 روپے

Presented by www.ziaraat.com

بسمہ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ

تقریظ

از جناب علامہ مولوی سید محمد جعفر صاحب قبلہ خطیب جامع شیعہ اسلامپورہ لاہور

تا مرد سخن نگفتہ باشد　　عیب و ہنرش نہفتہ باشد

انسان اپنی صورت سے اتنا نہیں پہچانا جا سکتا جتنا کہ اپنے کلام سے۔ صورت صرف ظاہر کو دکھاتی ہے لیکن کلام وہ آئینہ ہے جسمیں متکلم کا باطن نظر آجاتا ہے عیب دار کے عیب اور ہنرمند کے ہنر کو کلام کھول کر رکھ دیتا ہے۔ کوئی شخص بول کر ذلیل ہو جاتا ہے اور کوئی بولنے کی بدولت عزیز تر ہو جاتا ہے۔ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ حضرت سید سجادؑ کی محفل میں یہ بحث چھڑ گئی کہ خاموشی بہتر ہے یا گویائی۔ حاضرین کے دو فریق ہو گئے ایک خاموشی کا مداح تھا اور اپنے نظریہ کو ثابت کر رہا تھا دوسرا گویائی کا حامی تھا اور اپنے دعوے کو ثابت کر رہا تھا بحث طولانی ہو گئی تو امامؑ سے فیصلہ چاہا۔ تاجدارِ امامت گہر افشاں ہوئے کہ اگر میرا فیصلہ خاموشی کے حق میں بھی ہو تو فیصلہ کہہ کر اور بول کر ہی تو دونگا خاموش رہ کر تو فیصلہ نہیں دے سکتا لہٰذا اسی سے ثابت ہے کہ خاموشی سے گویائی بہتر ہے لیکن وہ گویائی جس میں خیر ہو شر نہ ہو، نیکی ہو بدی نہ ہو۔ فرمایا کہ انبیاء اور ائمہ بولنے ہی کیلئے

بھیجے گئے ہیں کیونکہ کسی کی ہدایت خاموش رہ کر نہیں ہو سکتی بول کر ہی ہو سکتی ہے۔ ذکر خدا ہو یا اُن حضرات کا ذکر ہو جن کا ذکر ذکرِ خدا ہے بول کر ہی کیا جا سکتا ہے اور بول کر ہی سنایا جا سکتا ہے خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ بندے جو ایسی ہستیوں کا بھری محفلوں میں ذکر کر کے اپنے موثر کلام سے ہزاروں کو فیضیاب اور شاداب کرتے ہیں۔

عالیجناب پروفیسر آغا مسعود رضا خاکی کو جہاں کرم کریم سے تدین و تقدس زہد و ورع، خلوصِ ایمان و کمالِ عرفان، تقوٰی و طہارت، علم و حکمت کے بیش بہا خزانے ملے ہیں وہاں ذوقِ سخن، قدرتِ کلام اور حسن بیان کا بھی وہ ملکہ حاصل ہے جس نے نام کے خاکی کو عرشی کہے جانے کی لائق بنا دیا۔

میں نے موصوف کا کلام سنا بھی ہے اور دیکھا بھی عرفانی اور حقانی کلام ہوتا ہے۔ جو دل کی گہرائی سے نکلتا ہے اور دل کی گہرائی میں پہونچتا ہے آپکے واعظانہ اور ناصحانہ کلام کا ایک مصرع واعظوں کی ہزاروں پند و نصیحت سے بڑھ کر اثر رکھتا ہے حُسنِ کلام کے تمام اصناف کے ساتھ سادگی کا یہ عالم کہ بے ساختہ یہ مشہور مصرع یاد آجاتا ہے ؎

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا

میری تہ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالٰے ان کی اور ان کے کلام کی بہاروں کو سدا بہار قرار دے اور اُن کو اور انکے کلام کو عمر دراز دے۔

Presented by www.ziaraat.com

منظومات کو میں نے کہیں کہیں سے دیکھا اور اپنے تازہ ترین
تاثرات کو دیرینہ تاثرات کی تائید پاکر قلم بند کر دیا۔
پھر ایک بار دعا کرتا ہوں ع

اللہ کرے زورِ کلام اور زیادہ

فقط

۲۷ر جون ۱۹۷۷ء

(دستخط) سید محمد جعفر صاحب

ترتیب

صفحہ

۱۔ نئے مضامین ہیں نظر میں نئی زمینوں کی جستجو ہے ۷
۲۔ آرزو کا شوقِ بے پایاں لئے پھرتا ہوں میں ۱۰
۳۔ پل پل گن گن دن بیتا ہے تارے گن گن رات ۱۲
۴۔ اہلِ ایماں میں جہاں ذکرِ امام آتا ہے ۱۴
۵۔ اک نئے دور کا عنوان نظر آئے گا ۱۶
۶۔ سکون و صبر و قرار سے کردہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں ۱۹
۷۔ جشن کی رات ہے یہ بلکہ ہے بارات کی رات ۲۲
۸۔ یہ نوبت آگئی عصرِ رواں کی بے حیائی سے ۲۴
۹۔ کیسی کیسی نعمتیں ہے ماہِ شعبانی لئے ۲۸
۱۰۔ پردہ ہی پردہ میں جب ان سے شناسائی ہوئی ۳۲
۱۱۔ ٹھہر ٹھہر اے ذرا چل کہاں لئے ہوئے ۳۶
۱۲۔ تو در یہ کہہ رہے ہیں ہر اک انقلاب کے ۴۰
۱۳۔ فخر کرتے ہیں گنہگار خدا خیر کرے ۴۴

Presented by www.ziaraat.com

۱۴۔ مولائے کُل امام زماں آ بھی جائیے ۴۶

۱۵۔ نئے مسائل سجا کے دامن میں لا رہا ہے نیا زمانہ ۴۹

۱۶۔ خدا کے امر کا جس پہ نزول ہوتا ہے ۵۳

۱۷۔ میں اُن کی جستجو میں رہوں گُم تو عید ہو ۵۵

۱۸۔ خدا کے رازداں بھی ہیں نبیؐ کے ترجماں بھی ہیں ۵۷

۱۹۔ نمودِ صبحِ کاذب سے دلوں کا امتحاں کب تک ۶۰

۲۰۔ نگہبانی جو کرتے ہیں نگاہوں سے نہاں ہو کر ۶۲

۲۱۔ پردہ میں ہے جو حاملِ عرفانِ فاطمہؑ ۶۴

۲۲۔ رسولِ پاک کے قائم مقام کو ڈھونڈو ۶۷

۲۳۔ عریضہ بھیجا ہے میں نے امام آئیں گے ۷۰

۲۴۔ آرزو تھی جنہیں بلانے کی ۷۳

۲۵۔ عرش پہ پہنچے نہ کیوں آج دعائے بشری ۷۵

۲۶۔ دستور تھا یہ عہدِ رسالت مآب میں ۸۲

۲۷۔ قدرت کو دیکھ دیکھ کے پروردگار کی ۸۵

۲۸۔ اسلام کو بچائے گا کون آپ کے سوا ۸۹

۲۹۔ اربابِ فکر و فہم سے میرا خطاب ہے ۹۲

نئے مضامین ہیں نظر میں نئی زمینوں کی جستجو ہے
ثنائے آلِ رسولؐ ہی سے کلامِ شاعر کی آبرو ہے

وہ بارہ ارکانِ نورِ حق کے سبب سے قائم ہے یہ خدائی
ہر ایک اُن میں سے ہے محمدؐ اور اس پہ یہ لطف ہو بہو ہے

نبیؐ سے کتنی بھی ہو محبت نہیں ہے عشقِ علیؑ جو دل میں
تو یوں سمجھ لیجئے کہ جیسے نماز ہے اور بے وضو ہے

نبیؐ کی وہ آخری وصیت جو ضبطِ تحریر میں نہ آئی
اسی میں اسلام کی بقا ہے اسی میں ایمان کا نمو ہے

Presented by www.ziaraat.com

خدیجہ و فاطمہؑ کی دولت پہ پلنے والوں سے کوئی پوچھے
اب اور کیا رہ گیا ہے جس کی انہیں شب و روز جستجو ہے

وقارِ دینِ خدا ہے جن سے حسنؑ کی ایثار کوشیاں ہیں
بہارِ باغِ نبیؐ ہے جس سے حسینؑ ہی کا تو وہ لہو ہے

ہمارے اعمال کا نتیجہ عتاب ہوتا عذاب ہوتا
مگر یہ آلِ نبیؐ ہیں جن کے سبب سے دنیا میں رنگ و بو ہے

کہاں ہیں وہ بادشاہ جن کو گھمنڈ تھا اپنی سلطنت پر
حسینیت کا عروج دیکھیں کہ تذکرہ اس کا کو بکو ہے

جنابِ بیمارِ کربلا نے وہ نسخۂ زندگی دیا ہے
کہ اس خزاں دیدہ دور میں بھی ہمارے گلشن کی آبرو ہے

علوم کے بحرِ بے کراں تھے امام باقرؑ امام جعفرؑ
مگر زمانہ تھا جیسا پہلے اسی طرح سے بتی صبو ہے

مٹی ہے حرفِ غلط کی صورت قدیم بغداد کی حکومت
مگر جہاں میں رضاؑ و کاظمؑ کی آبرو اب بھی چار سُو ہے

محمدؑ ابنِ علیؑ کا تقویٰ عمل کی دنیا میں ہے مثالی!
جسے بھی اُن سے ہے کچھ عقیدت وہی زمانے میں نیک خو ہے

نقیؑ بھی پاکیزہ سیرتی کا نمونہ ایسا دکھا گئے ہیں
کہ جس نے بھی اُن کی پیروی کی وہ دین و دنیا میں سرخرو ہے

حسنؑ بھی تھے حجتِ الٰہی پھر اُن کے بعد ایسی ذات آئی
جو آج بھی انبیاءؑ کی صورت خدا سے مصروفِ گفتگو ہے

امامِ کون و مکاں وہی ہیں وہی پیمبرؐ کے جانشیں ہیں
اُن ہی سے ایمان ہے سلامت اُن ہی سے قرآں کی آبرو ہے

قریب ہے وہ سحر بھی خاکیؔ جب اُن کا پھر سے ظہور ہوگا
یہ ظلم دنیا سے دور ہوگا کہ جس سے انساں لہو لہو ہے

Presented by www.ziaraat.com

آرزو کا شوقِ بے پایاں لیئے پھرتا ہوں میں
جستجوئے صاحبِ دوراں لیئے پھرتا ہوں میں

ظلم دبے دین کا افسانہ سنانے کے لیئے
دل میں اک جذبات کا طوفاں لیئے پھرتا ہوں میں

آج ڈھونڈے سے کہیں انساں نظر آتا نہیں
آپ کے دیدار کا ارماں لیئے پھرتا ہوں میں

وقت کے ظلمت کدہ میں رہنمائی کے لیئے
زیرِ مژگاں گوہرِ تاباں لیئے پھرتا ہوں میں

وقت کے دامن میں گنجائش نہیں ہے دین کی
رہزنوں میں دولتِ ایماں لیئے پھرتا ہوں میں

لوگ میری آرزو کا کیوں اڑاتے ہیں مذاق
عقلِ حیراں دیدۂ گریاں لیئے پھرتا ہوں میں

دل کے اندھوں کو خدا کے نور سے رغبت نہیں
جاہلوں کے سامنے قرآں لیئے پھرتا ہوں میں

صفحۂ قرطاس ہے مانندِ میدانِ جہاد
خامہ مثلِ خنجرِ براں لیئے پھرتا ہوں میں

سینۂ اسلام میں ہے خنجرِ صیہونیت
میرے مولا خواہشِ درماں لیئے پھرتا ہوں میں

موت سے تو ہر قدم پر واسطہ ہے آج کل
زیست کی تکمیل کا ساماں لیئے پھرتا ہوں میں

خاکیٔ تنگیں کو سامانِ بقا کی ہے تلاش
محبتِ معبود کا عنواں لیئے پھرتا ہوں میں

Presented by www.ziaraat.com

پل پل، گِن گِن دن بیتا ہے تارے گِن گِن رات
مولا، اب تو آ بھی جاؤ بگڑ چکے حالات!

نگری نگری پاپ کی باتیں، ڈگر ڈگر ہے لوٹ
پیار کے بندھن اک اک کرکے سارے گئے ہیں ٹوٹ

راکھشسوں کو چھوٹ ملی ہے دھرم نے کھائی مات
مولا، اب تو آ بھی جاؤ بگڑ چکے حالات

اُلٹی اُلٹی سی رنگت سب کی کوٹھے کوٹھے بین
پورب پچھم اُتر دکن کہیں نہیں سکھ چین

کال کی ماری جنتا ساری مانگے ہے برسات
مولا، اب تو آ بھی جاؤ بگڑ چکے حالات

ڈوب رہی ہے دل کی نیّا، اکھڑی اکھڑی سانس
جگ کے کھیون ہار کہاں ہو، ٹوٹ رہی ہے آس

اب تو درشن دے دو ہم کو اب تو سُن لو بات
مولا، اب تو آ بھی جاؤ بگڑ چکے حالات

Presented by www.ziaraat.com

○

اہلِ ایماں میں جہاں ذکرِ امام آتا ہے
جبرئیلؑ آتے ہیں خالق کا سلام آتا ہے

کعبہ سے خُلد کو جاتا ہے جو رستہ اُس میں
کربلا نام ہے جس کا وہ مقام آتا ہے

دین و ایماں کے لئے جاں پہ جو کھیل گئے
اُن میں اک چھوٹے سے بچے کا بھی نام آتا ہے

دین کامل ہی نہیں ہوتا امامت کے بغیر
صرف قرآن نہ کام آیا نہ کام آتا ہے

کُلِ ایماں بھی علیؑ حاصلِ قرآں بھی علیؑ
کوئی مشکل ہو زباں پر یہی نام آتا ہے

'یا علیؑ' کہہ کے چلو کرب و بلا کی جانب
نُور آنکھوں میں ہو تب لطفِ خرام آتا ہے

بعد احمدؐ ہیں علیؑ پھر ہیں حسنؑ اور حسینؑ
اور پھر سیدِ سجادؑ کا نام آتا ہے،

باقرؑ و جعفرؑ و کاظمؑ ہوں رضاؑ ہوں کہ تقیؑ
ایک کے بعد یونہی ایک امام آتا ہے

ورثۂ نور نقیؑ سے یہ حسنؑ تک پہنچا
اور پھر حجتِ قائمؑ کا مقام آتا ہے

صاحب الامرؑ سے دنیا کبھی خالی نہ رہی
اُنکے پاس آج بھی خالق کا کلام آتا ہے

جس کو وہ چاہتے ہیں فکرِ رسا دیتے ہیں
نظمِ خاکی میں یونہی رنگِ دوام آتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

اک نئے دور کا عنوان نظر آئے گا
فرش پر عرش کا سامان نظر آئے گا

آج پیشانیاں چمکیں گی ستاروں کی طرح
آج ایمان ہی ایمان نظر آئے گا

پاسبانی کے لئے جس کی ہے غیبت کا حصار
دین کا آج وہ سلطان نظر آئے گا

جس کے قبضے میں زمانے کی حکومت ہوگی
آج اس رتبہ کا انسان نظر آئے گا

حکم ربی سے ہے بس ایک جھلک کی مہلت
ورنہ پھر راستہ سنسان نظر آئے گا

اُن کی غیبت میں ہر اک فرد کو آزادی ہے
ہر عمل کے لئے میدان نظر آئے گا

امتحاں نوعِ بشر کا ہے خدا کو منظور
ظاہرہ دین کا نقصان نظر آئے گا

ٹکٹکی باندھے ہوئے پردۂ غیبت کی طرف
ہر زمانے کا مسلمان نظر آئے گا

پردہ غیبت کا اٹھے گا تو قیامت ہوگی
عدل وانصاف کا سامان نظر آئے گا

ہم اسی دن کی زیارت کے لئے زندہ ہیں
جب خدائی کا نگہبان نظر آئے گا

Presented by www.ziaraat.com

اُن کے آتے ہی بدل جائے گا دنیا کا نظام
دُم دبائے ہوئے شیطان نظر آئے گا

کرۂ ارض پہ پھر ایک حکومت ہو گی
پھر وہی تختِ سلیمان نظر آئے گا

وہ مساواتِ محمدؐ کا زمانہ ہو گا
مسکراتا ہوا قرآن نظر آئے گا

پھر ملیں گی نہ کہیں ظلم و ستم کی باتیں
ہر طرف امن کا سامان نظر آئے گا

جلد سے جلد ہو مولا کی زیارت خاکیؔ
اب تو ہر دل میں یہ ارمان نظر آئے گا

سکون و صبر و قرار سے کردہ آ رہے ہیں وہ آ رہے ہیں
دوائے قلبِ فگار سے کردہ آ رہے ہیں وہ آ رہے ہیں

نیا زمانہ نئے تقاضے لئے ہوئے اُن کا منتظر ہے
سُنا ہے حُسنِ بہار سے کردہ آ رہے ہیں وہ آ رہے ہیں

زمیں سے ظلمتیں مٹانے قلوب سے کلفتیں مٹانے
جمالِ پروردگار سے کردہ آ رہے ہیں وہ آ رہے ہیں

غرور ٹوٹے گا اہلِ شر کا بڑھے گا رتبہ ہر اک بشر کا
خرافتِ روزگار سے کردہ آ رہے ہیں وہ آ رہے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

نماز اب اُن کی اقتدا میں فلک سے آکر پڑھیں گے عیسیٰؑ
عبادتوں کا وقار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

کہاں چلی گردشِ زمانہ اُلٹ کے دنیا کا کارخانہ
دوائے ہر انتشار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

امام باڑوں میں روشنی ہے دلوں کی دھڑکن بڑھی ہوئی ہے
حُسینیت کی بہار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

جو اہلِ کیں ہیں وہ جل رہے ہیں نفاق کے بل نکل رہے ہیں
خدا سے پھر ذوالفقار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

گنہگاروں کو حوصلہ ہے کہ بابِ توبہ کھلا ہوا ہے
نظامِ آمرزگار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

یہ آج اعلانِ عام ہوگا کہ اب ظہورِ امام ہوگا
ملائکہ کی قطار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

خدا کی حجّت لقب ہے جن کا ہر اک پہ احسان جن کا
رسولؐ کی یادگار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

شریعتِ مصطفےٰؐ رہے گی ولایتِ مرتضیٰؑ رہے گی
حیات کا اقتدار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

خبر ملی ہے یہ جب سے خاکی ٹھہر گئی میری سینہ چاکی
کہ مرہمِ روزگار لے کر وہ آرہے ہیں وہ آرہے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جشن کی رات ہے یہ بلکہ ہے بارات کی رات
میرے مولا کی ہے تقریبِ ملاقات کی رات

بارہویں برجِ امامت پہ رسائی ہو گی!
آج کی رات ہے تسبیح و مناجات کی رات

دل کھچا جاتا ہے خود مرکزِ ایماں کی طرف
آج کی رات ہے پاکیزہ خیالات کی رات

آج معبود سے بندوں کو ملیں گے تحفے
آج کی رات ہے خالق کی عنایات کی رات

بدرِ کامل نے عقیدت سے یہ اعلان کیا
آج کی رات ہے اللہ کی آیات کی رات

آج معراج پہ پہنچے گا تخیل میرا
آج کی رات ہے تسخیرِ سماوات کی رات

جاؤں گا خدمتِ مولا میں عریضہ لے کر
آج کی رات ہے نذرانہ و سوغات کی رات

بطنِ نرجس سے نمایاں ہوا نورِ کونین
عرش نے فرش پہ دیکھی یہ کمالات کی رات

یہ چراغاں یہ چمکتے ہوئے چہروں کا ہجوم
دل یہ کہتا ہے ہوئی نور کی برسات کی رات

جس کے جو دل میں ہے وہ آج ملے گا اُسکو
اس کو کہتے ہیں مدارات و فیوضات کی رات

خیر مقدم کو چلو رحمتِ باری آئی،
قائمِ آلِ محمدؐ کی سواری آئی،

Presented by www.ziaraat.com

یہ نوبت آگئی عصرِ رواں کی بے حیائی سے
نئی تہذیب عاری ہے لباس پارسائی سے

طریقِ شیطنت ہے اس نظامِ زر پرستی میں
خریدا جا رہا ہے دینِ بالا لُکمائی سے

کلامِ پاک ہے آراستہ جزدان میں لیکن
غرورِ اہرمن ٹکرا رہا ہے کبریائی سے

جسے اسلام کہتے ہیں وہ ڈھونڈے سے نہیں ملتا
نظر جو آرہا ہے وہ عبارت ہے بُرائی سے

جو اپنے تھے وہ غیروں کے پرستاروں میں شامل ہیں
مسلماں سے مسلماں مل رہا ہے کج ادائی سے

مسلمانانِ عالم کی زبوں حالی پہ روتی ہیں
وہ تاریخیں جو روشن تھیں جلالِ مرتضائی سے

جو اجہل ہیں انہیں اب لوگ علامہ سمجھتے ہیں
خباثت بڑھتی جاتی ہے جہالت آشنائی سے

جنہیں ہے علم کا دعوے زمیں پر ٹک نہیں سکتے
خلاؤں میں بھٹکتے ہیں غرورِ خود نمائی سے

میری آنکھیں ہر آنے والے دن کی راہ تکتی ہیں
مگر ہر دن چرا لیتا ہے نظریں کس صفائی سے

امامِ عصرؑ کی خدمت میں اے بادِ صبا لے جا
عریضہ لکھ رہا ہوں آنسوؤں کی روشنائی سے

Presented by www.ziaraat.com

میرے آقا میرے مولا یہ پردہ اب اٹھا دیجے
بدل دیجے زمانے کی بُرائی کو بھلائی سے

مساجد ہیں مگر خالی مجالس ہیں مگر رسمی
بچا لیجے مسلمانوں کو آکر جگ ہنسائی سے

حمیت ہے نہ غیرت ہے نہ پاسِ آدمیت ہے
یہ بگڑی اب بنے گی آپ کی معجز نمائی سے

گھٹا جاتا ہے دم سینے میں اب آجایئے مولا
زمین کو جگمگا دیجے چراغِ مصطفائی سے

تمنائے قدم بوسی دلِ خاکی میں ہے لیکن
بنے گی بات یہ بھی آپ کی مشکلکشائی سے

کیسی کیسی نعمتیں ہے ماہِ شعبانی لئے
سوچتے ہیں ہم تو رہ جاتے ہیں حیرانی لئے

تیسری اس ماہ کی ہے نورِ ایمانی لئے
پندرہویں تاریخ ہے نظمِ جہانبانی لئے

قائمِ آلِ محمدؐ صاحبِ عصر و زمانؑ
آگئے ہیں اب قیامت تک کی سلطانی لئے

ٹل گئی تاریکیٔ باطل سے دنیا کو نجات
آفتابِ حق نکل آیا درخشانی لئے

Presented by www.ziaraat.com

آسمانوں سے فرشتے صف بصف آنے لگے
حجتِ حق کے لئے احکام ربانی لئے

پردۂ غیبت میں ہے اس طرح تنویرِ امام
جیسے دل ہو جذبۂ الفت کی طغیانی لئے

جیسے عیسٰیؑ ابنِ مریمؑ میں مصروفِ کلام
جیسے آغوشِ ہوا تختِ سلیمانی لئے

جیسے پھولوں کی مہک ہو زیرِ دامانِ شمیم!
جیسے مقدادؓ و ابوذرؓ ذوقِ ایمانی لئے

پنجتن ہوں جس طرح زیرِ کسائے مصطفٰےؐ
جیسے ہوں روح الامیں آیاتِ قرآنی لئے

جیسے بستر پہ پیمبرؐ کے علیؑ ہوں محوِ خواب
جیسے موسیٰؑ ہوں یدِ بیضا کی تابانی لئے

جیسے میثم کی زبان پر ہو ثنائے مرتضٰےؑ
طور پر جیسے شجر تنویرِ یزدانی لئے

پردۂ اسرار کی یہ خوشنمائی دیکھ کر!
جستجو آگے بڑھی یوں مطلعِ ثانی لئے

(مطلع)

پیکرِ حُسنِ ازل ہے روحِ انسانی لئے
عشق محوِ دید ہے ذوقِ غزل خوانی لئے

کون آیا ہے چمن میں جلوہ سامانی لئے
کھل رہی ہے ہر کلی آنکھوں میں حیرانی لئے

حُسنِ یوسف قصۂ پارینہ ہے چھوڑو اُسے
اب زلیخائے غزل ہے ذوقِ سلمانی لئے

طور اب تاریک ہے آلِ نبیؐ کو ڈھونڈیئے
اُن میں ہر اک فرد ہے انوارِ یزدانی لئے

Presented by www.ziaraat.com

اُٹھ گیا آنکھوں سے جب پردہ تو یہ آیا نظر
آئینہ ہے پرتوِ محبوبِ سبحانی لئے

اُن کی آہٹ پر لگے ہیں کان آنکھیں فرشِ راہ
کٹ رہی ہے زندگی یہ شانِ ایمانی لئے

اب قیامت ہو گیا ہے اس شبِ فرقت کا طول
آبھی جا اے آنے والے حشر سامانی لئے

صبح کے آثار اُبھرے مطلعِ دیگر کے ساتھ
آئی آوازِ اذاں تائیدِ ربانی لئے

مطلع

مژدہ اے خاکی اٹھو اخلاصِ ایمانی لئے
صبحِ نو ظاہر ہوئی انوارِ یزدانی لئے

پردۂ غیبت اُلٹ کر آنے والے ہیں امام
ہر بشر کے واسطے آئینِ قرآنی لئے

آ رہا ہے وارثِ دارِ رحمت اللعالمینؐ
بیٹھ جاؤ راہ میں کشکولِ سلمانی لئے

وارثِ مشکلکشاؑ، نورِ نگاہِ فاطمہؑ
آئے گا مثلِ حسنؑ اوصافِ عمرانی لئے

پھر سے دیکھے گا زمانہ حسنِ رخسارِ حسینؑ
پھر امامت آئے گی پرنورِ پیشانی لئے

دشمنوں کے ساتھ اب تک تو رہا حسنِ سلوک
اب خدا کا ہاتھ ہوگا برقِ طوفانی لئے

انتقامِ کربلا کے واسطے پھر ذوالفقار
عدل کے ہاتھوں میں ہوگی اپنی عریانی لئے

جلوہ فرما ہو رہے ہیں "م ح ادرم۔ د"
مسندِ انصاف پر فرمانِ ربانی لئے

Presented by www.ziaraat.com

ظالموں کو اب بہت جلدی سزا مل جائے گی
حلقۂ اہلبیت ہے یہ پریشانی لئے

جن کے دل ایمان کی تنویر سے معمور ہیں
خیر مقدم کو بڑھے ہیں ذوقِ عرفانی لئے

ہم بھی خاک سے نامۂ اعمال دھونے کے لئے
آنکھ کے ساغر میں ہیں اخلاص کا پانی لئے

○

پردے پردے ہی میں جب اُن سے شناسائی ہوئی
دل نے دوہرائی، جو بھی جان پہ بن آئی ہوئی

اُن کے دامن سے لپٹنے کے لئے خاک ہوئے
آخرِ کار ہماری بھی پزیرائی ہوئی

راہ میں ہم نے بھی آنکھوں کو بچھایا لیکن
ہوش جب آیا تو ہر آنکھ تھی پتھرائی ہوئی

انتظار اور سہی اور سہی اور سہی
اُن سے ملنے کی قسم ہم نے بھی ہے کھائی ہوئی

پھول کھلتے ہیں مگر آنکھ میں آنسو لے کر
اُن کی دوری نے یہ تکلیف ہے پہنچائی ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

بڑھتی جاتی ہے یہ بےچینیٔ دل اسے خاکیؔ
اُن کے آنے کی خبر کس کی ہے پھیلائی ہوئی

مطلع

یہ غزل میں نے جو لکھ دی تو پذیرائی ہوئی
سامنے آئی صبا ناز سے اِٹھلائی ہوئی

دل نے محسوس کیا اس میں مہک ہے اُنکی
ہو نہ ہو اُن کے قدم چوم کے ہے آئی ہوئی

میں نے دیکھا کہ ہوئی ماند ستاروں کی ضیا
میں نے پوچھا کہ ہے کیوں چاندنی سنولائی ہوئی

مسکراتی ہوئی کلیوں نے کہا مژدہ باد
جوش پر رحمتِ معبود ہے پھر آئی ہوئی

صاحب العصرؑ کی آمد ہے ہنسی کھیل نہیں
آج خود گردشِ دوراں بھی ہے گھبرائی ہوئی

اُن کے آنے سے اندھیروں کا مقدر چمکا
پہلے یہ دنیا نظر آتی تھی گہنائی ہوئی

بارہویں برجِ امامت نے دکھایا جلوہ
جو اندھیرے میں تھے اب اُنکی بھی شنوائی ہوئی

جھوٹ کے واسطے چھپنے کی جگہ کوئی نہیں
پھر نمایاں نئے انداز میں سچائی ہوئی

یوں نظر آتی ہے پیشانیِ مومن جیسے
حوضِ کوثر پہ فرشتوں نے ہے چمکائی ہوئی

نورِ محبوبِ خدا پھر سے نمایاں جو ہوا
فرش پر عرش کی ہے آنکھ بھی للچائی ہوئی

میری قسمت میں جو تھی اُن کی زیارت خاکیؔ
جیتے جی ہے یہ مسرت کی گھڑی آئی ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

ٹھہر ٹھہر اجل ذرا چلی کہاں لئے ہوئے
سُنا ہے آرہے ہیں وہ قرارِ جاں لئے ہوئے

بڑھا کے میرا حوصلہ گئی ہے اُن کو ڈھونڈنے
ہوائے مرغزار تھی جو مستیاں لئے ہوئے

جلا کے میرا آشیاں تڑپ رہی ہیں بجلیاں
قفس کی تیلیاں بھی ہیں اب آندھیاں لئے ہوئے

یہ امتحان سخت ہے اُدھر ہیں وہ حجاب میں
اِدھر تڑپ رہا ہوں میں غمِ نہاں لئے ہوئے

بس ایک فرصتِ نظر بس ایک حرفِ مدّعا
عریضہ میرا جائے گا یہ سُرخیاں لئے ہوئے

وہ صبح کی اذاں ہوئی وہ تیرگی دھواں ہوئی
وہ زندگی جواں ہوئی سُرورِ جاں لئے ہوئے

حسنؑ کے نورِ عین کا ظہور ہے قریب تر
زمیں ہے آج عرش کی بلندیاں لئے ہوئے

وہ حجتِ الٰہیہ عیاں ہوئی ہے دیکھئے
رسولِ کائنات کی تجلّیاں لئے ہوئے

مطلع

فرشتے جس کے نور کو ہیں درمیاں لئے ہوئے
اُسی کی گردِ رہگذر ہے کہکشاں لئے ہوئے

امام عسکریؑ کے گھر خدا کے گھر کا نور ہے
وہی نقوش اور وہی بلندیاں لئے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

عنانِ عدل تھامتے امام عصرؑ آ گئے
تبرکاتِ انبیاءؑ کا کارواں لیے ہوئے

عبائے مصطفےؐ بھی ہے قبائے مرتضٰیؑ بھی ہے
حسنؑ کے علم و حلم کی نشانیاں لئے ہوئے

بجائے چتر سر پہ ہے ردائے بنتِ مصطفےؐ
حسینؑ جس کے تھے امیں وہی نشاں لئے ہوئے

جبیں پہ نورِ عابدی نظر میں عزم باقری
قدم قدم پہ صدق کی بلندیاں لئے ہوئے

وہی طریقِ کاظمی وہی سلیقۂ رضاؑ
وہی اقامتِ تقیؑ وہی اذاں لئے ہوئے

نقیؑ و عسکریؑ کے ہیں نقوش جس کے روپ میں
وہ غیبتِ الٰہیہ ہے دو جہاں لئے ہوئے

وہ جن کا انتظار تھا وہ جن پہ اعتبار تھا
مدد کو آ گئے ہیں فوجِ قدسیاں لئے ہوئے

ہے ذوالفقار ڈاب میں مسیح ہے رکاب میں
نظامِ کفر و شرک کی تباہیاں لئے ہوئے

اب آئے کفر سامنے تو ہم اُسے بتائیں گے
عذاب کس کے واسطے ہے آسماں لئے ہوئے

کہاں ہو خاکیؔ حزیں امام آ گئے قریں
جھکاؤ سجدے میں جبیں سرورِ جہاں لئے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

تیور یہ کہہ رہے ہیں ہر اک انقلاب کے
قدرت دکھا رہی ہے نمونے عذاب کے

ایمان کی تلاش میں پھرتے ہیں اہلِ فکر
لیکن قدم قدم پہ ہیں جلوے سراب کے

اسلام ہے حقیر ثقافت ہے باوقار
معنی بدل گئے ہیں عذاب و ثواب کے

سڑکوں پہ گھومتی ہیں خواتین بے حجاب
فیشن بدل رہے ہیں حیا و حجاب کے

ہوتا ہے مول تول عزائے حسینؑ میں
بڑھتے ہیں دام ماہِ عزا میں خطاب کے

یہ دور مختلف نہیں دورِ یزید سے !!
چرچے اسی طرح سے ہیں رقص و شراب کے

نیلام ہو رہی ہے شریعت رسول کی
عالم ہیں زرخرید رئیس و نواب کے

خاکی چلو امام زمانہ کو ڈھونڈنے !
دنیا قریب آگئی یوم الحساب کے

مطلع

آبِ حیات قدموں میں ہے آنجناب کے
وہ بارہویں وصی ہیں رسالت مآبؐ کے

اُن کے کمالِ علم کے قائل ہیں جبرئیلؑ
وارث وہی ہیں منزلتِ بوترابؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

اُن کی رگوں میں بھی ہے وہی فاطمی لہو !
انوار جس میں سب ہیں رسالت مآبؐ کے

صورت حسنؑ کی اور ہے سیرت حسینؑ کی
ہمنام ہیں وہ صاحبِ ام الکتاب کے

چلتی ہے اب اُن ہی کے اشارے پہ کائنات
حاکم ہیں وہ حدودِ شہود و غیاب کے

آتے ہیں اب ملائکہ و روح اُن کے پاس
مالک ہیں وہ تمام حساب و کتاب کے

خاکی عریضہ پیش کرو اُن کے سامنے
لفظوں میں سے کر آذ قرینے گلاب کے

فخر کرتے ہیں گنہگار خدا خیر کرے
یہ قیامت کے آثار خدا خیر کرے

دل ہے اور شعلۂ افکار خدا خیر کرے
جل رہے ہیں در و دیوار خدا خیر کرے

کوئی رہزن، کوئی عیار خدا خیر کرے
اب ہے یہ قوم کا کردار خدا خیر کرے

جان ہے جسم سے بیزار خدا خیر کرے
گرم ہے موت کا بازار خدا خیر کرے

Presented by www.ziaraat.com

جن کے پردے کی قسم اہلِ نظر کھاتے تھے
وہ ہیں عریاں سرِ بازار خدا خیر کرے

دے دیا زہر مسیحا نے دوا کے بدلے
ہچکیاں لیتا ہے بیمار خدا خیر کرے

جن کے سائے میں مسافر کو سکوں ملتا تھا
ڈس رہے ہیں وہی اشجار خدا خیر کرے

ظلم اور جہل میں اک فرد یا اک قوم نہیں
پوری دنیا ہے گرفتار خدا خیر کرے

جن کی تکبیر نے راتوں کو ضیا بخشی تھی
اُن کی گردن میں ہے زُنّار خدا خیر کرے

اب نمازوں کا تقدس ہے نہ سجدوں کا بھرم
جس کو دیکھو ہے ریاکار خدا خیر کرے

اب کی برسات میں ہر برقِ شرربار کے ساتھ
آئی ہے خون کی بوچھار خدا خیر کرے

جن کو ہر موج، نظر آتی ہے مانندِ نہنگ
ان کے ہاتھوں میں ہیں پتوار خدا خیر کرے

جن کو تھا عالمِ دیں ہونے کا دعوے وہی لوگ
ہو گئے زر کے پرستار خدا خیر کرے

جس کی سجدے میں شہادت ہوا اُسی کے پیرو
اب نمازوں سے ہیں بیزار خدا خیر کرے

اب نمائش کے لئے ہوتا ہے ذکرِ شبیرؑ
لوگ رسماً ہیں عزادار خدا خیر کرے

میرے ماحول میں اُف کتنی گھٹن ہے خاکیؔ
سانس لینا بھی ہے دشوار خدا خیر کرے

Presented by www.ziaraat.com

مولائے کُل امامِ زماں آ بھی جایئے
اب لڑکھڑا رہی ہے زباں آ بھی جایئے

تاریک ہیں زمان و مکاں آ بھی جایئے
دے دیجئے سحر کی اذاں آ بھی جایئے

جوشِ جنوں میں خطۂ ارضی کو چھوڑ کر
انسان ہے خلاء میں رواں آ بھی جایئے

کہنے کو چاند پر بھی گیا ہے بشر مگر
دل کی لگی بجھی ہے کہاں آ بھی جایئے

کفار کو عروج پہ اپنے غرور ہے
اے تاجدارِ عرش نشاں آ بھی جایئے

لنگر اٹھا دیا تھا تصور میں آپ کے
ساحل ہوا نظر سے نہاں آ بھی جایئے

گردابِ اضطراب کی گہرائیوں میں ہم
کب تک رہیں گے نوحہ کناں آ بھی جایئے

پتھرا نہ جائے آنکھ اسی انتظار میں
لے کر دوائے دردِ نہاں آ بھی جایئے

اب پشت ہے خمیدہ گناہوں کے بوجھ سے
خصت ہوئے ہیں تاب و تواں آ بھی جایئے

اب کوئی آسرا ہی نہیں آپ کے سوا
مشکلکشا کے راحتِ جاں آ بھی جایئے

Presented by www.ziaraat.com

سرکار، انتظار کی طاقت نہیں رہی
حالات آپ پر ہیں عیاں آ بھی جایئے

مولا، اب امتحان نہ لیجیے وفاؤں کا
خاکی کو اپنا ہوش کہاں آ بھی جایئے

نئے مسائل سجا کے دامن میں لا رہا ہے نیا زمانہ
ہوس کے آذر بنا رہے ہیں قدم قدم پر نگار خانہ

جدید نسلوں کو ڈس رہے ہیں سپنو لیئے زلفِ مغربی کے
اذاں کے بدلے ہے رقص و نغمہ، وضو کے بدلے مئے شبانہ

بنا کے تہذیب کا بہانہ لباس سے بے نیاز ہو کر
حیا و عصمت شکار کرنے نکل پڑا حسن کا فرانہ

علوم مغرب نے مدرسوں کی فضا کو مسموم کر دیا ہے
جدید سائنس کی زباں پہ کئی نظریئے ہیں ملحدانہ

Presented by www.ziaraat.com

یہی سبب ہے کہ ہر ترقی کسی تنزل کی ابتدا ہے
ہر ایک ایجاد بن گئی ہے کسی تباہی کا شاخسانہ

کمی نہیں واعظوں کی لیکن ہے اُنکی کثرت ابھی مصلحت بیں
معاشرے سے مصالحت کا تراش لیتے ہیں اک بہانہ

جہاں میں کثرت ہے عالموں کی عمل سے جن کو غرض نہیں ہے
فرازِ منبر ہے ذکرِ بوذر، سوالِ زر ہے درونِ خانہ!

یہی سبب ہے کہ جاہلوں میں مذاق اڑتا ہے عالموں کا
جو مصلحت بیں نہیں ہیں اُن سے سلوک ہوتا ہے جارحانہ

یہ بدنصیبی نہیں تو کیا ہے معاشرہ ہی بگڑ چکا ہے
اب ایسی صورت میں کون لے کر اُٹھے نصیحت کا تازیانہ

بشر کے بس میں نہیں ہے خالی علاج اس ڈھب کی ابتری کا
امامِ دوراں کی سمت چلیئے پہن کے ملبوسِ قنبرانہ

مطلع

خدا کی قدرت کا کارخانہ چلا رہے ہیں جو غائبانہ
اُن ہی کے قدموں میں جا کے ہوگا علاج ہیبتِ زمانہ

کبھی نہ پھیلا کسی کے آگے ہمارا دستِ قلندرانہ
ہم اُن کے در کے گدا ہیں جن کو خدا نے سونپا ہے دانہ دانہ

محمدِ مصطفیٰؐ کی سیرت، علیؑ کا اندازِ عارفانہ!
بتولؑ کا صدق و خلق و عصمت حسنؑ کا ایثارِ مخلصانہ

جہادِ شبیرؑ عزمِ زینبؑ وفائے عباسؑ صبرِ عابدؑ
علومِ باقرؑ شعورِ جعفرؑ عروجِ پندارِ کاظمانہ

رضاؑ کی صولت تقیؑ کی حکمت نقیؑ کا عرفان حسنؑ کی ہیبت
یہ ساری باتیں ہوں جس میں یکجا پھر اسکی عظمت کا کیا ٹھکانہ

Presented by www.ziaraat.com

اسی کے قبضے میں بحر و بر ہیں اُسی کے تابع شجر حجر ہیں
بہ ربِ کعبہ ہر ایک شے پہ تصرّف اُس کا ہے جاودانہ

اسی کے نقشِ قدم سے روشن ہیں آسمانوں کی کہکشائیں
نجوم و شمس و قمر اُسی کا طواف کرتے ہیں فدویانہ

فضائے غیب و شہود جس کی، حدود میں بے حدود جس کی
"قریب تر ہے نمود جس کی اسی کا مشتاق ہے زمانہ[1]"

جسے میسّر ہے چشمِ بینا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا
کتابِ عالم کے ہر ورق پہ لکھا ہوا ہے یہی فسانہ

ہماری حالت زبوں ہے لیکن ہمیں یہ سُن کر سکون ہے خاکی
ہمارے ایماں کی پاسباں ہے خدا کی وہ حجت یگانہ

---

[1] علامہ اقبالؒ

خدا کے امر کا جس پہ نزول ہوتا ہے
وہی امام بجائے رسولؐ ہوتا ہے

ستارہ جس کے نقوشِ قدم کا بوسہ لے
وہی شریکِ حیاتِ بتولؑ ہوتا ہے

حدیثِ لحمک لحمی ہو جس کے بارے میں
وہی تو دین کی اصلِ اصول ہوتا ہے

مہک سے جس کی زمیں پہ گماں ہو جنّت کا
وہ صرف گلشنِ زہرؑا کا پھول ہوتا ہے

شہود و غیبِ امامت ہے یوں زمانے میں
نظر میں نور کا جیسے شمول ہوتا ہے

سحر ظہورِ امامت کی آ ہی جائے گی
شبِ فراق میں ظاہر ہے طول ہوتا ہے

یہ معجزہ ہے عریضہ کہیں ہو داخلِ آب
امامِ عصرؑ کو فوراً وصول ہوتا ہے

مجھے بھی ہوگی زیارت نصیب اے خاکیؔ
سلام دل سے اگر ہو قبول ہوتا ہے

میں اُن کی جستجو میں رہوں گُم تو عید ہو
نکلیں مری تلاش میں انجم تو عید ہو

اگر امامِ عصرؑ کہیں قُم تو عید ہو
مردہ رگوں میں پھر ہو تلاطم تو عید ہو

دنیا کو پھر سے امن کا پیغامبر ملے
ٹھنڈا ہو عصبیت کا جہنم تو عید ہو

اِک عمر جن کی آہ و بکا میں گزر گئی
اُنکے لبوں پہ آئے تبسم تو عید ہو

گردابِ حادثات ہے حدِ نگاہ تک
ساحل سے ہو نظر کا تصادم تو عید ہو

Presented by www.ziaraat.com

بارہ دری ہے علم کی شہرِ رسولؐ میں
پیدا ہو اُس سے ربطِ تعلّم تو عید ہو

تعریفِ اہلبیتؑ بیاں ہو بطرزِ نو
قرآن کو ملے جو تکلّم تو عید ہو

جس کی جبیں ہے نورِ رسالت لیئے ہوئے
قدموں کو اُس کے چُوم لیں ہم تم تو عید ہو

تابانیٔ جمالِ امامت کو دیکھ لیں
نکلے اگر یہ حسرتِ مردُم تو عید ہو

اک سابقہ رسول کہے گا امام سے
فرمایئے حضور تقدّم تو عید ہو

خاکیؔ کو بھی شرابِ مودّت سے عشق ہے
ساغر کے بدلے آج ملے خُم تو عید ہو

○

خدا کے راز داں بھی ہیں نبیؐ کے ترجماں بھی ہیں
زمین و آسماں میں جو ہے اس کے حکمراں بھی ہیں

علیؑ کا علم، زہراؑ کی صداقت میں نمایاں ہے
حسنؑ کی طرح سے اسلام کے وہ پاسباں بھی ہیں

حُسینی جرأتِ کردار بھی ورثہ میں آئی ہے
بطرزِ زینبؑ و عباسؑ دیں کے باغباں بھی ہیں

خدا کے راستے پہ عابد و باقر کی صورت میں
شریکِ کارواں بھی ہیں امیرِ کارواں بھی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

شریعت کی نگہبانی میں جعفرؑ اور کاظمؑ ہیں
رضاؑ کی طرح غربت میں انیس و مہرباں بھی ہیں

تقیؑ کی آن ہے اُن میں نقیؑ کہ شان ہے اُن میں
بطرزِ عسکریؑ اب وہ امامِ انس و جاں بھی ہیں

خدا نے ان کو اپنی حجتِ آخر بنایا ہے
ہمارے درمیاں رہ کر وہ نظروں سے نہاں بھی ہیں

خدا کے امر کی منزل بھی ہیں قرآن کی رُو سے
پیمبرؐ کی وراثت سے شہِ کون و مکاں بھی ہیں

زمانہ اُن کا مرکب ہے ستارے انکے تابع ہیں
زمیں کی آبرو بھی ہیں شکوہِ آسماں بھی ہیں!

نظر ہر شے پہ ہے اُن کی خبر ہر پل کی ہے اُن کو
بعزمِ الٰہی وہ یہاں بھی ہیں وہاں بھی ہیں

جہاں مخلوق ہو گی حجتِ معبود بھی ہو گی
بر ایں صورت یقیناً وہ فرازِ کہکشاں بھی ہیں

فرشتے سب ہیں اُنکے حکم کی تعمیل میں کوشاں
وہی امرِ الٰہی کے امین و ترجماں بھی ہیں

ہمارے اور اُن کے درمیاں غیبت کا پردہ ہے
وہ اس پردے میں نگرانِ امورِ دو جہاں بھی ہیں

دلوں کے حال سے واقف ہیں وہ اُنکو خبر ہو گی
کہ اُنکے چاہنے والے غموں سے نیم جاں بھی ہیں

ہمارا ہر نفس ہے وقف اُن کی یاد میں خالق
ہماری جان ہو قربان اُن پر وہ جہاں بھی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

نمودِ صبحِ کاذب سے دلوں کا امتحاں کب تک
شبِ فرقت کا یہ پردہ رہے گا درمیاں کب تک

ہماری آرزو نے عشق کا احرام باندھا ہے
شریکِ کارواں ہوگا امیرِ کارواں کب تک

گلوں کے پالنے والے گلستانوں کے رکھوالے
رہے گا بجلیوں کی زد پہ میرا آشیاں کب تک

عریضہ میں نے اپنی ڈوبتی نبضوں سے بھیجا ہے
رہے گی دل کی کشتی موجِ ہستی پہ رواں کب تک

خدارا کوئی بتلا دے وہ کب آئیں گے محفل میں
اب اُن کے چاہنے والے رہینگے نیم جاں کب تک

میری آنکھیں قدم بوسی کی خواہش میں کشادہ ہیں
ادب سے ایک رُخ ٹھہری رہینگے پتلیاں کب تک

خزاں کا دور ہے پتے تمناؤں کے بکھرے ہیں
صبا لائے گی پیغامِ بہارِ جاوداں کب تک

سُلگتی جا رہی ہیں رفتہ رفتہ دھڑکنیں دل کی
میرے سینے سے اب اُٹھتا رہے گا یہ دھواں کب تک

میرے مولا میرے آقا ذرا یہ تو بتا دیجے
کہ میری آرزوئیں جائیں گی اب رائگاں کب تک

خدا کے واسطے مولا نقابِ رُخ اُلٹ دیجے
رہے گا آپ کا خاکی یہ مصروفِ فغاں کب تک

Presented by www.ziaraat.com

نگہبانی جو کرتے ہیں نگاہوں سے نہاں ہو کر
وہ اتنی دُور کیوں رہتے ہیں آخر مہرباں ہو کر

خدا جانے ہمیں سونپا گیا کیوں انتظار اُن کا
اٹھائیں کیسے یہ بارِ گراں ہم ناتواں ہو کر

دلِ بے تاب کے ہمراہ اُنکو ڈھونڈنے نکلیں
تمنائیں امیدیں آرزوئیں سب جواں ہو کر

عریضہ اپنے خونِ دل سے لکھ لوں ہیں تو چین آئے
لہو کچھ کام تو آ جائے آنکھوں سے رواں ہو کر

زمیں پہ چھا گیا ہے ابر کالی رات کی صورت
وہ آ جائیں تو اڑ جائے گی یہ ظلمت دھواں ہو کر

قیامت کا یہ وعدہ دیکھئے کب جا کے پورا ہو
ہماری کوششیں سب رہ گئی ہیں رائگاں ہو کر

اسی امید پہ زندہ ہیں اُن کے چاہنے والے
کہ اک دن خود بخود آ جائینگے وہ مہرباں ہو کر

بڑی بے ربط سی ہونے لگی ہیں دھڑکنیں دل کی
مریضِ عشق رہ جائے نہ محروم اذاں ہو کر

خدا کے واسطے اے رہنما تکلیف تو ہو گی
ہمیں منزل پہ پہنچا دے شریکِ کارواں ہو کر

جنہیں ان کی قدم بوسی کی عزت مل گئی خاکی تھے
وہ ذرّے جگمگاتے ہی رہیں گے کہکشاں ہو کر

Presented by www.ziaraat.com

پردہ میں ہے جو حاملِ عرفانِ فاطمہؑ
کہتے ہیں اُس کو حجتِ یزدانِ فاطمہؑ

نورِ رسولؐ وارثِ ایوانِ فاطمہؑ
قائم ہے جس سے سلسلۂ شانِ فاطمہؑ

توحید کی صیانت و تبلیغ کے لئے
موجود ہے خطیبِ دبستانِ فاطمہؑ

سر سے بچی ہوئی ہے قیامت کے واسطے
دنیا میں عدل کے لئے میزانِ فاطمہؑ

آنکھیں جھکا کے دل کی نگاہوں سے دیکھ لو
پردے میں ہے نمونۂ ایمانِ فاطمہؑ

اس آستاں کا فیض زمانے میں عام ہے
ملتا ہے سب کو صدقۂ دامانِ فاطمہؑ

سائل یہاں پہنچ کے پلٹتا ہے بامُراد
جو مانگئے ملے گا بفیضانِ فاطمہؑ

خدمت میں پیش کش کو عریضے لئے ہوئے
حاضر ہوئے ہیں آج غلامانِ فاطمہؑ

اُنکو خبر ہے دل میں ہے کس کس کے کیا سوال
بے مانگے بھیک لیں گے گدایانِ فاطمہؑ

ایمان اور یقین میں خامی سہی مگر
ہم سب ہیں دشمنانِ عدوانِ فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

اے حجتِ الٰہیہ اب آ بھی جایئے
لے کر جلو میں نورِ چراغانِ فاطمہؑ

فریاد کر رہا ہے زمانے کے ظلم پر
یثرب میں ایک گوشۂ ویرانِ فاطمہؑ !

خاکیؔ کی آرزو ہے کہ آنکھوں سے دیکھ لے
یہ دائمی بہارِ گلستانِ فاطمہؑ

رسولِ پاکؐ کے قائمؑ مقام کو ڈھونڈو
امامِ عصر علیہ السلام کو ڈھونڈو
ہر ایک سمت اندھیرا ہے اب زمانے میں
علیؑ کی نسل کے ماہِ تمام کو ڈھونڈو

ہر ایک فرد ہے بےچین ہر بشر بےکل !
قدم قدم پہ اجل ہے گلی گلی مقتل !
جوانِ بلاؤں کو ٹالے اُسے تلاش کرو
سکون جس سے ملے اُس نظام کو ڈھونڈو

Presented by www.ziaraat.com

گناہگار گناہوں پہ ناز کرتے ہیں
لباس تن سے بھری بزم میں اُترتے ہیں
نظر جھکائے ہوئے اپنے راستے پہ چلو
نبیؐ کی ڈھال / علیؑ کی حسام کو ڈھونڈو

○

وہ راہزن تھے جنہیں ہم نے راہبر سمجھا
وہ دَلدلیں تھیں جنہیں ہم نے رہگذر سمجھا
خرد یہ کہتی ہے خود کردہ را علاج نیست
جنوں یہ کہتا ہے یارو امام کو ڈھونڈو

○

سکون وامن کا اب انحصار ہے اُن پہ
نظر زمانے کی اب بار بار ہے اُن پہ
قیامت آنے سے پہلے خدا کا وعدہ ہے
خلوص دل سے شۂ خاص و عام کو ڈھونڈو

علاجِ گردشِ لیل و نہار ممکن ہے
خزاں کے دور میں ذکرِ بہار ممکن ہے
اگر کتابِ خدا پہ یقین رکھتے ہو
خدا کے واسطے معجزہ کلام کو ڈھونڈو

○

اکھڑ چلی ہے اگر سانس دردِ فرقت میں
عریضہ بھیج کے دیکھو تو اُن کی خدمت میں
ملے گی بارِ دگر زندگی خدا کی قسم!
اٹھو، نبیؐ کے مدار المہام کو ڈھونڈو

○

Presented by www.ziaraat.com

یہ نظم ۱۹۷۱ء میں اس دن کہی گئی تھی جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تھا۔

عریضہ بھیجا ہے ہیں نے امامؑ آئیں گے
علیؑ کے پوتے ہیں مشکل میں کام آئیں گے

شدید کفر کا حملہ ہوا تو کیا ڈر ہے
نظر میں اُنکی محاذوں کا سارا منظر ہے
سنانے فتح مبیں کا پیام آئیں گے
امام عصر علیہ السلام آئیں گے

تصوراتِ عقیدت ابھار لیجے تو سہی
خدا کے واسطے اُن کو پکاریے تو سہی
زبان پہ آئے گا جب اُن کا نام آئیں گے
امام عصر علیہ السلام آئیں گے

اُن ہی کے ذمہ ہے اسلام کی نگہبانی!
وہ جانتے ہیں کہاں کفر کی ہے طغیانی
سپرد جن کے ہے یہ انتظام آئیں گے
امام عصر علیہ السلام آئیں گے

بڑے بڑوں کا سرِ پُر غرور توڑیں گے
ہر ایک بُت کو ہمارے حضور توڑیں گے
خدا کے حکم سے لے کر حسام آئیں گے
امام عصر علیہ السلام آئیں گے

Presented by www.ziaraat.com

برس رہے ہیں جو میدانِ جنگ میں گولے
گرینگے اُن پہ جنہوں نے محاذ ہیں کھولے
یہ سب ہمارے تحفظ میں کام آئینگے
امام عصر علیہ السلام آئیں گے

○

ہمیں یقین ہے دشمن کا سر قلم ہوگا
جہاں ہے کفر وہاں دین کا علم ہوگا
عدو کا کرنے کو وہ قتل عام آئیں گے
امام عصر علیہ السلام آئیں گے
علیؑ کے پوتے ہیں مشکل میں کام آئینگے

○

○

آرزو تھی جنہیں بلانے کی
"ہے خبر گرم اُنکے آنے کی"

دل دھڑکنے لگا ہے پہلے ہی
بات کیسے کریں ٹھکانے کی

کیوں ہے اتنی طویل فصل خزاں
رُت کب آئے گی مسکرانے کی

اُنکو پہلے ہی سے خبر ہوگی
ہم ہیں اور ٹھوکریں زمانے کی

بجلیوں کی کشش کا باعث ہے
دلکشی میرے آشیانے کی

Presented by www.ziaraat.com

صاف لفظوں میں بات کہتا ہوں
اب ضرورت نہیں چھپانے کی

فتنہ سامانیاں یہ دنیا کی
کوششیں ہیں ہمیں مٹانے کی

مسجدوں کا تو ذکر ہی کیا ہے
آنکھ کعبہ پہ ہے زمانے کی

میں نے برسوں تجھے پکارا ہے
بات یہ بھی ہے اک سنانے کی

اے پسِ پردہ رہنے والے سُن
دیر ہے صرف تیرے آنے کی

اُن کی محفل میں آج خاکی نے
کی ہے جرأت غزل سنانے کی

○

عرش پہ پہنچے نہ کیوں آج دماغِ بشری
چشمِ نرگس کو میسر ہوئی پھر دیدہ وری
بارہویں برج میں ہے نور کی اب جلوہ گری
دیکھئے کون و مکاں ہو گئے اثنا عشری

غلبۂ کفر سے ایماں کو بچانے کے لئے
نور ظاہر ہوا ظلمت کو مٹانے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

صورت و سیرتِ سرکارِ رسالت لے کر
حیدری شوکت و اندازِ ولایت لے کر
فاطمی عصمت و تقدیس و طہارت لے کر
پھر حسینؑ اور حسنؑ کی سی عبادت لے کر
جس پہ نازاں ہے امامت وہ یگانہ آیا
قائمِ آلِ محمدؐ کا زمانہ آیا

○

ہے وہی سیدِ سجادؑ کا اندازِ خرام
باقرؑ و جعفرؑ و کاظمؑ کا سا اسلوبِ کلام
ہو بہو مثلِ رضاؑ ان کا قعود اور قیام
یہ امام ابنِ امام ابنِ امام ابنِ امام
ان میں شانِ تقوی و نقوی ملتی ہے
عسکری رنگ میں خوئے نبوی ملتی ہے

دینِ اسلام کی خالق کو بقا تھی مقصود"
ہے نبوّت کی نیابت میں امامت موجود
معجزہ جن کا ہے یہ زندگیٔ غیب و شہود
اُن کی خدمت کا شرف ہم کو عطا کر معبود
صاحب العصرؑ کی ہم کو بھی زیارت ہو جائے
ورنہ ہے خوف کہ یہ عمر اکارت ہو جائے

○

معرفت اُن کی نہیں جس کو مسلماں کہاں
لاکھ عابد ہو مگر قلب میں ایمان کہاں
ہو کے عترت سے جدا ملتا ہے قرآن کہاں
چھوڑ کر اُن کو بھلا جائیں گے نادان کہاں
مالکِ عصر ہیں وہ وقت کے سرتاج ہیں وہ
نائب السلطنتِ صاحبِ معراج ہیں وہ

Presented by www.ziaraat.com

ذات پہ اُن کی ہے دیں اور شریعت کا مدار
اب وہی کون و مکاں کیلئے ہیں وجہِ وقار
اُن سے اُلفت جو نہیں ہے تو نمازیں بے کار
روزہ فاقے کی طرح حج ہے محض سیر و شکار
اُن کا قائل جو مسلمان نہیں، کافر ہے
غیب پر جس کا کہ ایمان نہیں، کافر ہے

جن پہ نازاں ہے رسالت وہ ہمارے ہیں امام
ہم کو ہے فخر کہ ہم لوگ ہیں سب اُنکے غلام
ہم نے آج اپنے عریضوں میں یہ بھیجا ہے پیام
کب تک اس عالمِ غیبت میں کریں گے آرام
ظلم اور جور کی ہر سمت عملداری ہے
آیئے آیئے اک ایک منٹ بھاری ہے

پھر یہود اور نصاریٰ میں وہی سازش ہے
پھر وہی کفر کی یلغار وہی خواہش ہے
پھر وہی فتنوں کی ہر ملک میں افزائش ہے
دینِ اسلام مٹانے کے لیے کاوش ہے
آج بازوئے مسلماں میں کہیں جان نہیں
کوئی دنداں شکنِ موشئے دایان نہیں

جو کہ تھا دورِ یزیدی میں اب عالم ہے وہی
حُسنِ کافر ہے وہی زلف کا ہر خم ہے وہی
رقصِ مستانہ وہی بزم میں سرگرم ہے وہی
بادہ و جام کی پھر گردشِ پیہم ہے وہی
جس کو دیکھو وہی اسلام سے بیگانہ ہے
دین اس دور میں بھولا ہوا افسانہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

اپنی منوانے کو پھر واقعہ سازی ہے وہی
کشمکش پھر ہے وہی تفرقہ بازی ہے وہی
آج ناموس پہ پھر دست درازی ہے وہی
دین کے کام میں پھر رخنہ طرازی ہے وہی
شکوہ اقبال کو بھی تھا کہ نمازی نہ رہے
جن میں تھی روحِ مسلماں وہ حجازی نہ رہے

○

میرے مولا میرے آقا میرے معصوم امام
ظلم اور جور سے خالی نہیں اب کوئی مقام
آج دنیا میں ہر اک سمت مچا ہے کہرام
آئیے ورنہ چلا آپ کے جد کا اسلام
اتنی ڈھارس ہے کہ ظاہر جو امامت ہو گی،
کفر کے واسطے دنیا میں قیامت ہو گی

دل میں ارمان یہی ہے کہ زیارت ہو جائے
اک غلامی کی سند مجھ کو عنایت ہو جائے
آپ کے سایۂ پرچم میں شہادت ہو جائے
آپ آ جائیں تو پھر چاہے قیامت ہو جائے
آپ آئیں گے تو ایماں پہ نکھار آئے گا
خاکیؔ خاک نشیں کو بھی قرار آئے گا

Presented by www.ziaraat.com

۱۰

دستور تھا یہ عہدِ رسالت مآبؐ میں
آتی تھیں آیتیں شرفِ بوتراب میں

مدحِ علیؑ ہے ایسے خدا کی کتاب میں
خوشبو کا جس طرح ہو خزانہ گلاب میں

انجیل ایلیا کی کہانی کہے گئی
جو دشمنِ علیؑ تھے رہے پیچ و تاب میں

اس واسطے حیات کی خواہش ہے دوستو
لطف آ رہا ہے بندگیٔ بوتراب میں

ذکرِ علیؑ کے بعد چلے ذکرِ کربلا
یہ منزلِ عظیم ہے راہِ ثواب میں

کام آسکی نہ تشنہ دہانی کے باب میں
ہر موجِ آب آب ہے اس اضطراب میں

کرب و بلا میں کر نہ سکا نصرتِ حسینؑ
یہ سوز آج تک ہے دلِ آفتاب میں

قربانیاں حسینؑ علیہ السلام کی
آیات بن کے آئی تھیں ام الکتاب میں

سویا جو میں تصورِ خلدِ بریں لئے
تصویر کربلا کی نظر آئی خواب میں

محسوس ہو رہا ہے کہ دنیا بدل گئی
مولا کا انتظار ہے اب اضطراب میں

مطلع

جب سے چھپا ہے چہرۂ ایمان نقاب میں
انسانیت خدا کی قسم ہے عذاب میں

Presented by www.ziaraat.com

فتنوں کی پرورش ہے ہر اک انقلاب میں
ہر جنگ جو ہے امن کی رنگیں نقاب میں

صدیوں سے ذوالفقار ہے اب جن کی ڈاب میں
ہم نے عریضہ بھیجا ہے اُن کی جناب میں

غیبت کا طول قُربِ قیامت سے جا ملا
افکار تھک کے رہ گئے راہِ حساب میں

اہلِ نظر تلاش میں ہیں اُس امام کے
اک سابقہ رسول ہو جس کی رکاب میں

کس دن نصیب ہو گی زیارت حضور کی
ہر شب گزر رہی اسی اضطراب میں

خاکیؔ کی سمت بھی ہو عنایت کی اک نظر
بندے کا حق بھی ہے کرم بے حساب میں

○

قدرت کو دیکھ دیکھ کے پروردگار کی
آنکھوں کو جستجو ہے کسی شاہکار کی

اڑتی خبر ملی جو مرے اضطرار کی
کلیوں نے بات چھیڑ دی فصلِ بہار کی

طولِ شبِ فراق قیامت سے کم نہیں
صدیوں کے آنسوؤں نے یہ مدت شمار کی

جس پر خدا کی حجتِ قائم ہے گامزن
ہر کہکشاں ہے گرد اُسی رہگذار کی

Presented by www.ziaraat.com

قطروں کی طرح جس میں ہیں مہر و مہ و نجوم
افکار کو تلاش ہے اس آبشار کی

دھڑکن یہ کہہ رہی ہے دل بے قرار کی
آہٹ سنو قدوم قیامت مدار کی

پہچان ایک یہ ہے شہ نامدار کی
ہاتھوں میں ان کے باگ ہے لیل و نہار کی

ڈوری نہیں ہے ڈاب میں یہ ذوالفقار کی
لہرا رہی ہے برق، کسی کوہسار کی

پوشاک جسم پر ہے نبیؐ کے علوم کی
دستار فرق پر ہے علیؑ کے وقار کی

تطہیر کی ردا ہے کمر سے بندھی ہوئی
قدرت لئے ہیں فاطمہؑ کے اقتدار کی

کردار ہے حسینؑ علیہ السلام کا
صورت حسنؑ کی طرح ہے قول و قرار کی

سجادؑ کی ہے شان قیام و قعود میں
خاکِ قدم دوا ہے غمِ روزگار کی

باقرؑ کا علم، جعفرِ صادقؑ کا صدق ہے
رحمت نفس نفس میں ہے پروردگار کی

کاظمؑ کی زندگی کا نمونہ ہے سامنے
قرآن دے رہا ہے گواہی وقار کی

تیوری میں خد و خال امام تقیؑ کے ہیں
تقدیس میں جھلک ہے نقیؑ کے شعار کی

ہیبت ہے عسکریؑ کی عیاں بات بات سے
نکلے گی جان خوف سے ہر نابکار کی

Presented by www.ziaraat.com

آئے ہیں وہ نظامِ عدالت لئے ہوئے
دیکھے گی کائنات حدیں اختیار کی

خاکی اٹھو امام کی تعظیم کے لئے
قدرت کو آج دیکھ لو پروردگار کی،

اسلام کو بچائے گا کون آپ کے سوا
یہ معجزہ دکھائے گا کون آپ کے سوا

کس میں ملیں گی ساری رسالت کی خوبیاں
نظروں میں اب سمائے گا کون آپ کے سوا

راہِ خدا میں حیدرؑ و شبّرؑ کی شکل میں
اخلاص اب دکھائے گا کون آپ کے سوا

عبّاسؑ اور حسینؑ کے عزم و وفا کے ساتھ
تلوار اب اٹھائے گا کون آپ کے سوا

Presented by www.ziaraat.com

مشکلکشائی آپ نے ورثے میں پائی ہے
مولا مدد کو آئیے گا کون آپ کے سوا

ملت کو حادثات نے مفلوج کر دیا
اس مردہ کو جلائے گا کون آپ کے سوا

قرآن جاہلوں کی جماعت میں گھر گیا
نصرت کو اس کی آئے گا کون آپ کے سوا

ہر راہبر نے راہزنی اختیار کی
اب راستہ دکھائے گا کون آپ کے سوا

اب مہر و ماہ پر بھی بھروسا نہیں رہا
تاریکیاں مٹائے گا کون آپ کے سوا

ممکن نہیں تمیز، حلال و حرام کی
پاکیزگی سکھائے گا کون آپ کے سوا

باہر بھی سازشیں ہیں وطن میں بھی سازشیں
اس فتنے کو دبائے گا کون آپ کے سوا

اب تو قدم قدم پہ ہے مقتل بنا ہوا،
انسان کو بچائے گا کون آپ کے سوا

جتنے ہوس پرست ہیں اُتنی جماعتیں
یہ تفرقے مٹائے گا کون آپ کے سوا

ماحولِ ہولناک سے سہمے ہوئے ہیں لوگ
دامن میں اب چھپائے گا کون آپ کے سوا

خاکی بھی سینہ تان کے دنیا میں چل سکے
وہ انقلاب لائے گا کون آپ کے سوا

Presented by www.ziaraat.com

اربابِ فکر و فہم سے میرا خطاب ہے
یہ شاعری نہیں ہے حساب و کتاب ہے
اس وقت پوری قوم کی حالت خراب ہے
کچھ غور کیجئے کہ یہ کیسا عذاب ہے

"دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے"
"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

پہلے ہمارے نام سے لرزاں تھے شرق و غرب
اب دیکھتے ہیں ہم کو حقارت سے اہلِ حرب
وہ دن گئے کہ کوہ شکن تھی ہماری ضرب
اب تیغ کی جگہ ہے دہن میں زبانِ چرب

نوّے ہزار فوج تھی گروی پڑی ہوئی
لیکن ہمیں تھی عیش و طرب کی پڑی ہوئی

ہر روز کھیل کود ہے ہر روز ناچ رنگ
ہے نعرۂ جہاد کے بدلے رباب و چنگ
دنیا یہ کہہ رہی ہے کہ سر پر کھڑی ہے جنگ
لیکن ہماری عقل ہے اور بے حسی کا زنگ

ہاتھوں میں جامِ مے ہے زبانوں پہ واہ ہے
کس سے کہوں کہ قوم کی حالت تباہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ ساڑھے چھ کروڑ مسلمان ہائے ہائے
یہ ارضِ پاک اور یہ طوفان ہائے ہائے
یہ اپنا ہاتھ اپنا ہی نقصان ہائے ہائے
یہ قوم ہائے ہائے بے سامان ہائے ہائے
تاریکیوں میں بخت نہ کھو جائے پھر کہیں
اسپین کا سا حال نہ ہو جائے پھر کہیں

○

دانشورو خدا کے لیے قوم کو جگاؤ ،
اُٹھو ، رسولؐ کے لیے اسلام کو بچاؤ
مولائے کائنات کے در پہ صدا لگاؤ
اب معجزے کا وقت ہے معجز نما کو لاؤ
لازم ہے اب تلاش مسیحائے قوم کی
یہ آخری سبیل ہے احیائے قوم کی

وہ حجتِ خدا کہ جو ہے وارثِ رسولؐ
مسند نشینِ سلسلۂ حیدر و بتولؑ
شمس و مہ و نجوم ہیں جس کے قدم کی دھول
ہے جس کی مملکت میں زمانے کا ارض و طول
آنکھوں سے دُور رہ کے جو دل کے قریب ہے
اُس سے مدد نہ مانگنا کتنا عجیب ہے

○

وہ ترجمانِ قدرتِ حق صاحبِ زماںؑ
پیشِ نظر ہے جس کے زمانے کی داستاں
آگاہ ہے کہ آج مسلمان ہیں نیم جاں
لیکن پکاریے تو اُسے ہو کے ہم زباں
اُس رہبرِ حیات کو آواز دیجئے ،
مولائے کائنات کو آواز دیجئے ،

Presented by www.ziaraat.com

کہیئے کہ اے امامِ زمین و زماں مدد
اے واقفِ امورِ عیاں و نہاں مدد
اے حاملِ تجلیٔ کون و مکاں مدد
آئینہ دارِ سلسلۂ جاوداں مدد
گرداب میں ہے کشتیٔ امت بچائیے
آجائیے خدا کے لئے آ بھی جائیے

مولا گناہگار ہیں ہم نابکار ہیں
جو کچھ کیا ہے اس پہ بہت شرمسار ہیں
آقا مدد کو آئیے امیدوار ہیں
ہم کو پناہ دیجئے ہم بے وقار ہیں
سرکارِ کائنات کے حاجت روا ہیں آپ
مشکل کو دور کیجئے مشکلکشاء ہیں آپ

Syed Nazar Abbas 24.7.2009

Presented by www.ziaraat.com